سیالکوٹ کا ایک نیک خاندان

(فرمودہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بوجہ علالت اندرون قصرِ خلافت عبدالجلیل صاحب پسر میر حامد شاہ صاحب مرحوم کا رضیہ بیگم بنت سید حبیب اللہ شاہ صاحب سے نکاح پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

شادی کے متعلق اسلام نے جس تفصیل کے ساتھ ہدایات دی ہیں وہ اختصار کے ساتھ بیان کرنا بھی میرے لئے صحت کی موجودہ حالت میں مشکل ہے لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جس نکاح کا اعلان میں اس وقت کر رہا ہوں وہ ایسے دو خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے جو اپنے ذاتی تعلق کے لحاظ سے اور جماعت کے تعلق کے لحاظ سے خصوصیت رکھتے ہیں۔ میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جس عزیز کا نکاح ہے وہ میر حامد شاہ صاحب کے لڑکے ہیں جن کے خاندان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے تعلقات ہیں۔ دوسرے خاندان کو مجھ سے ذاتی تعلق ہے یعنی اس خاندان میں میری اپنی شادی ہوئی ہے اس لئے باوجود اس بات کے کہ میری صحت کی نادرستی کی وجہ سے کچھ کہنا مشکل ہے تاہم کچھ بیان کرتا ہوں۔

میر حامد شاہ صاحب کے جماعت میں خصوصیت رکھنے کے علاوہ ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت سے واقفیت تھی جب کہ آپ اپنے والد کے بار بار کے تقاضے سے تنگ آکر ملازمت کے لئے سیالکوٹ تشریف

لے گئے اور وہاں کچہری کی چھوٹی سی ملازمت پر کئی سال تک رہے۔ ان ہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے اور آخر وقت تک تعلقات قائم رہے۔ یہ تعلقات صرف ان ہی کے ساتھ نہ رہے بلکہ ان کے خاندان کے ساتھ بھی رہے ان کے بعد میر حامد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں خاص لوگوں میں شمار ہوتے رہے تاہم حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ جو ابتداء کے تعلقات تھے اس مثال سے ان کی خصوصیت نظر آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعویٰ کے بعد سیالکوٹ تشریف لے گئے حکیم حسام الدین صاحب کو آپ کے تشریف لانے کی بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے ایک مکان میں ٹھہرانے کا انتظام کیا لیکن جس مکان میں آپ کو ٹھہرایا گیا اس کے متعلق جب معلوم ہوا کہ اس کی چھت پر منڈیر کافی نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیالکوٹ سے واپسی کا ارادہ فرمالیا اور اس وقت میرے ذریعہ ہی باہر مردوں کو لکھ دیا کہ کل ہم واپس قادیان چلے جائیں گے نیز یہ بھی بتلا دیا کہ یہ مکان ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی چھت پر منڈیر نہیں۔ اس خبر کے سننے پر احباب جن میں مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ تھے راضی بقضاء معلوم دیتے تھے لیکن جونہی حکیم حسام الدین صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کس طرح واپس جاتے ہیں چلے تو جائیں اور فوراً زنانہ دروازہ پر حاضر ہوئے اور اطلاع کرائی کہ حکیم حسام الدین حضرت صاحب سے ملنے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً باہر تشریف لے آئے۔ حکیم صاحب نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اس لئے واپس تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ مکان مناسب نہیں۔ مکان کے متعلق تو یہ ہے کہ تمام شہر میں سے جو مکان بھی پسند ہو اسی کا انتظام ہو سکتا ہے۔ رہا واپس جانا تو کیا آپ اس لئے یہاں آئے تھے کہ فوراً واپس چلے جائیں اور لوگوں میں میری ناک کٹ جائے اس بات کو ایسے لب و لہجہ میں انہوں نے ادا کیا اور اس زور کے ساتھ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالکل خاموش ہو گئے اور آخر میں کہا اچھا ہم نہیں جاتے۔

ان کے بعد میر حامد شاہ صاحب نے احمدیت کا اعلیٰ نمونہ دکھلایا اور آخری وقت تک وہ نہایت مخلص رہے۔ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں کچھ عرصہ انہوں نے بیعت نہ کی تھی اس کی یہ غرض بیان کی کہ وہ لوگ جو پیغامیوں کے ساتھ زیادہ میلان رکھتے تھے ان کو اس طرف لانے کی کوشش کریں لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ وہ حد سے زیادہ گزر گئے تو پھر خود نہایت عجز و

انکسار کے ساتھ بیعت کرلی اور آخری وقت تک عاشقانہ تعلق رکھا گو ان کے بعد ان کے پس ماندگان میں سلسلہ کے ساتھ اس خصوصیت کا تعلق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے کہ وہ ان کو بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اگر ان میں سے ہر ایک اس بات کی نیت کرے کہ دین کی خدمت کے لئے بھی کچھ کرنا ہے اور اس پر استقلال ظاہر کرے تو بعید نہیں کہ بڑے بڑے عمدہ نتائج پیدا ہو جائیں۔ سوال نیت کا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے انہیں توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت جس نکاح کا اعلان کرتا ہوں وہ عزیز عبدالجلیل صاحب پسر میر حامد شاہ صاحب مرحوم کا رضیہ بیگم سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے ساتھ ہے سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ بچپن سے ہیں اور یہ تعلقات ہمیشہ ہی اچھے رہے ہیں سوائے شاذ و نادر کے اس وقت بھی دوستانہ شکر رنجی سے تجاویز نہیں ہوا۔ وہ آج کل راولپنڈی میں سپرنٹنڈنٹ جیل ہیں ان کی طرف سے منظوری میرے نام آگئی ہے اور لڑکی سے بھی میں نے دریافت کرلیا ہے اس لئے میں یہ نکاح تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ رضیہ بیگم کی طرف سے منظور کرتا ہوں۔ سید عبدالجلیل صاحب آپ کو بھی یہ نکاح تین ہزار روپیہ مہر پر منظور ہے! منظوری کے اقرار کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی۔

(الفضل ۲۴۔ دسمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۵)